E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.Ed

Paper : Unit 1 Curriculum Development

Module Name/Title : Curriculum Development

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM
PRESENTATION	Dr. Mahmood Alam
PRODUCER	Rafiq-ur-Rahaman

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

اکائی 1: نصاب کی تدوین کی بنیادیں
Curriculum Development: Basics

ساخت

1.1 تمہید

1.2 مقاصد

1.3 نصاب کی تدوین کی ضرورت

1.4 نصاب کی تدوین کے معنی اور تصورات

1.4.1 نصاب کی تدوین کی تعریف

1.4.2 نصاب کی تدوین کے کچھ عام نظریات

1.4.3 نصاب کی تدوین کا تصور

1.4.4 نصاب کی تدوین کے اقدام

1.4.5 نصاب کی تدوین کے بنیادی عناصر

1.5 نصاب کی تدوین کے عام اصول

1.5.1 طلبا کی مرکوزیت کا اصول

1.5.2 معاشرے کی مرکوزیت کا اصول

1.5.3 طلبا کی سرگرمی کا اصول

1.5.4 انواع واقسام کا اصول

1.5.5 ہم آہنگی اور شمولیت کا اصول

1.5.6 حفاظت کا اصول

1.5.7 تخلیق کا اصول

1.5.8 مستقبل کی تیاری کا اصول

1.5.9 لچک کا اصول

1.5.10 توازن قائم کرنے کا اصول

1.5.11 استعمال کا اصول

1.6 نصاب کی تدوین کا تاریخی پس منظر
1.7 نصاب کی تدوین کی بنیادیں
1.7.1 نصاب کی تدوین کی سماجی بنیادیں
1.7.2 نصاب کی تدوین کی نفسیاتی بنیادیں
1.7.3 نصاب کی تدوین کی فلسفیانہ بنیادیں
1.7.4 نصاب کی تدوین کی تاریخی بنیادیں
1.8 یاد رکھنے کے نکات
1.9 فرہنگ
1.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں
1.11 اپنی معلومات کی جانچ کیجیے
1.12 سفارش کردہ کتابیں

1.1 تمہید

نصاب کی تدوین ایک بہت ہی وسیع اور معنی خیز تعبیر ہے جس پر اسکول کی تمام کارکردگیاں منحصر کرتی ہیں اور اسکول کے تمام عناصر اور وسائل (انسانی وغیر انسانی وسائل) کے ساتھ ساتھ منصوبہ بندی اور عوامل شامل رہتے ہیں جو کہ ایک ملک اور معاشرے کی ترقی وفلاح کے لئے ضروری ہیں۔ آج کے معیشیتی دور میں علم معیشیت کا رول ادا کرتا ہے یعنی جس کے پاس علم کی دولت ہے وہی صاحب نساب تسلیم کیا جاتا ہے اس عمل کو پورا کرنے کے لئے تعلیم کے نصاب کی ترتیب اور تدوین بہت ضروری اور اہم قرار دی گئی۔ چونکہ کل کی قومی معیشیت ہمارے آج کے طلباء وطالبات ہیں اور یہ ہی ہماری آنے والی دشواریوں کو دور کرنے اور قوم وملت کے معمار ہیں چونکہ یہ ہیندگی کے ماحول کو سازگار بناتے ہیں۔ سیاست، سماجی معیشیت، غربت سماجی ترقی کے ساتھ ساتھ روز بدلتے ماحول اور جدید نظام وقابل بقاء ترقی میں بھی اہم رول ادا کرتے ہیں۔ آج کے طلبہ کل کے ملک وملت کے معمار ہوں گے اس لئے سماج میں تمام طرح کی ترقی و فلاح تعلیم کے ہی سبب رونما ہوتی ہیں اور اس تعلیم کی منصوبہ بندی کا نام نصاب کی مواثر تدوین پر منحصر ہے۔ اس نصاب کے ہی سبب ہم طلبہ کے کردار وعمل میں تبدیلیاں اخذ کرتے ہیں اور انہیں تبدیلیوں کے سبب طلباء کی جسمانی، ذہنی، جذباتی، معاشرتی، سیاسی ومعاشی ترقیاں رونما ہوتی ہیں جس کے سبب معاشرے میں مقصود تبدیلیاں منظر عام پر نظر آتی ہیں مگر اس ترقی میں تسلسل اور معیاری درجہ بندی ہونا لازمی ہے۔ اس لئے نصاب کی تدوین کے عمل میں سب سے پہلے اعلیٰ تعلیم کے مقاصد اور انہیں حاصل کرنے کے طریقہ کو بھیقیم مان کر شامل کرنا چاہیئے جس میں قوم وملت اور ملک کی معیشیت کی منفرد پہچان، اس کی بقاء اور ترقی کے لئے مفید مواد اور مضامین کو منظّم طریقہ سے آراستہ کرنے میں شامل تعلیمی مقاصد کی حصولیابی کی طرف گامزن ہونا چاہیئے۔ جس میں جدید نوعیت کے کورسیس، مواد مضمون، عنوانات، نظریات وتجربات اور طریقہ تدریس وتدریسی آلات کی شمولیت ہونی چاہیئے۔ جس سے فارغ طلبا وطالبات ملک کی ترقی میں اپنا رول ادا کرسکتے ہیں۔

1.2 مقاصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ نصاب کی تدوین کے معنی اور تصورات کو بیان کر سکیں گے۔

☆ نصاب کی تدوین کی ضرورت اور اہمیت کے مختلف طریقوں کو واضح کر سکیں گے۔

☆ ہندوستانی تعلیمی نظام میں نصاب کی تدوین کی بارے میں بحث کر سکیں گے۔

☆ نصاب کی تدوین کی تعلیمی اہمیت وافادیت کو سمجھا سکیں گے۔

☆ نصاب کی تدوین کے تصور سے واقف ہو سکیں گے۔

☆ نصاب کی تدوین کے اصول اور فلسفیانہ بنیادوں کو بیان کر سکیں گے۔

1.3 نصاب کی تدوین کی ضرورت Need of Curriculum Development

نصاب کی تدوین ایک مسلسل چلنے والا عمل ہے۔ یہ ماحول اور زمانے کے ہر بدلاؤ کے ساتھ ساتھ چلتا رہتا ہے یہ ایک حرکیاتی عمل ہے چونکہ سماجی ضرورتیں اور مطالبات، اقداریں اور حقائق بھی سیاسی ومعاشی حالات کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ سائنس اور ٹکنالوجی کے دور میں جدید تکنیک اور آلات کے ایجادات کی اور تخلیق کے سبب ہمارے مطالبات بھی بدل جاتے ہیں اور ان مطالبات کو پورا کرنا تعلیم کا ہی اولین فریضہ ہے اور تعلیمی عمل نصاب کی مئوثر تدوین پر منحصر ہے۔ نصاب کی تدوین کے کچھ اہم نکات درج ذیل ہیں۔

1۔ تعلیم کی ساخت کو منظّم کرنے کے لئے نصاب کی تدوین ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

2۔ درس وتدریس کے عمل کو منظّم کرنے اور اغراض ومقاصد کو ترتیب وار طریقہ سے حاصل کرنے کے لئے نصاب کی تدوین ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

3۔ آبادی کے تناسب میں بدلاؤ کی وجہ سے بھی ہمیں نصاب کی تدوین کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

4۔ جدید تکنیک اور ایجادات کے استعمال کو سمجھنے اور اطلاق کرنے کے لئے بھی نصاب کی تدوین ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

5۔ سماج اور ملک کی نوعیت میں بدلاؤ کے سبب سماجی، سیاسی، تعلیم ومعیشت وغیرہ بدل جاتے ہیں اس کے سبب بھی نصاب کی تدوین ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

6۔ کلچر اور ثقافت کے اقداروں میں تبدیلی کے سبب نصاب کی دوبارہ تدوین کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

7۔ ماحولیاتی بدلاؤ کے سبب نصاب کی تدوین ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

8۔ اقداروں میں بدلاؤ کے سبب بھی نصاب کی تدوین ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

9۔ جدید تصورات اور خیالات کے سبب بھی نصاب کی تدوین ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ نصاب کی تدوین کا عمل ترقی اور فلاح کے لئے بہت اہم اور ضروری ہے۔ نصاب کی تدوین کے بہت سارے فوائد بھی ہوتے ہیں جیسے کہ کسی کورس یا پروگرام کی ساخت کو صرف نصاب کی تدوین سے ہی منظّم کیا جاسکتا ہے۔ اساتذہ اپنے درس وتدریسی عمل میں اور طلبہ کو بروقت حاصل کرنے کے اغراض ومقاصد کو معین کرنے کے لئے نصاب کی تدوین اہم اور ضروری ہو جاتی ہے۔ دراصل نصاب کی تدوین ایک عمل ہے یہ ایک آلہ بھی ہے جس کی مدد سے ہم اپنے تعلیمی اغراض ومقاصد کے توازن اور سلسلہ وار طریقہ سے ایک ہی ٹریک پر چلتے ہوئے حاصل کر سکتے ہیں۔ نصاب کی تدوین کا عمل ایک ایسا عمل ہے جو کہ طلبہ، اساتذہ اور اسکول منتظمین کو راستہ فراہم کرتا ہے اور تعلیم کو مئوثر ثابت کرتا ہے ۔

اپنی معلومات کی جانچ:

1 نصاب کی تدوین کی ضرورت کیوں ہے؟

____

____

____

1.4 نصاب کی تدوین کے معنی اور تصورات

تعلیم اپنی نوعیت کے اعتبار سے تین طریقہ کی ہوتی ہے۔سب سے پہلا مقام رسمی تعلیم (Formal Education) کو حاصل ہے جس میں طلبا و طالبات کو رسمی طور پر درس فراہم کیا جاتا ہے اور واضح مقاصد منظم طریقہ سے طلبہ کی رہنمائی سلسلہ وار طریقہ اور واضح نصاب کی مدد سے حاصل کیا جاتا ہے جو کہ ایک ماحول، ایک منصوبہ، ایک عمل، واضح مقاصد، واضح تجربات اور واضح مواد پر مبنی ہوتے ہیں۔

دوسرا مقام غیر روایتی تعلیم (Informal Education) کو حاصل ہے جس میں طلبا و طالبات بنا کسی واضح مقصد کے اپنی قابلیتوں اور صلاحیتوں سے سیکھتے ہیں اس تعلیم کا کوئی باقاعدگی سے باضابطہ عمل نہیں ہوتا۔مثال کے طور پر کھیل کے میدان، مشاہدات روایات، تعلقات وغیرہ سے تجربات حاصل کرنا۔کسی شخص کی صحبت سے، والدین سے، معاشرے کے اداروں سے، تقریبوں سے یا پھر کسی دوست احباب سے علم حاصل کرنا وغیر شامل رہتا ہے۔اس تعلیم کا کوئی باقاعدہ نصاب نہیں ہوتا۔تیسرا مقام ہم روایتی یا غیر رسمی طریقہ سے فراہم کی جاتی ہے جس کو ہم فاصلاتی تعلیم کے زمرے میں رکھتے ہیں اور یہ ایک حد تک منظم ہوتی ہے جس کو ہم فاصلاتی تعلیم یا تعلیم بالغاں بھی کہہ سکتے ہیں جو کہ فاصلاتی طور پر باقاعدگی سے یا پھر کسی کانفرنس، سیمینار جس میں ایک ماہر شخص یا استاد طلبا و طالبات کو اپنے خیالات واظہارات سے روبہ رو کراتے ہیں یہاں پر طلبہ اپنی صلاحیتوں اور اپنی دلچسپیوں کے اعتبار سے سیکھتے ہیں۔

دراصل تعلیم کا کارواں صرف اور صرف نصاب پر ہی مشتمل ہے اور تعلیم کا عمل رواں رکھنے اور اس کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے نصاب کی اعلیٰ تدوین بہت ضروری ہے جس میں یہ واضح کیا جاتا ہے طلبہ کے اندر کیا تبدیلیاں لانی ہیں اور ان تبدیلیوں کو کس مضمون کے کس مواد سے حاصل کیا جا سکتا ہے، اس کی مدت کیا ہوگی نصاب میں ان تمام تعلیمی عمل کی مکمل منصوبہ بندی ہوتی ہے ۔

1.4.1 نصاب کی تدوین کی تعریف (Definitions of Curriculum Development)

سی وی گوڈ (CV. GOOD) 1973ء کے مطابق ''نصاب اس شئے کا نام ہے جس سے اسکول میں طلبہ کو مضمون کے مواد کی منصوبہ بندی سے کسی ڈگری یا پیشہ کا مستحق قرار دیتے ہیں۔''

1.4.2 نصاب کی تدوین کے کچھ عام نظریات

1۔ نصاب ایک حرکیاتی عمل ہے جو کہ اکتسابی تجربات کو سلسلہ اور منظم طریقہ سے حاصل کرواتا ہے۔

2۔ نصاب ایک اسکول میں حاصل ہونے والے تمام تجربات کا مجموعہ ہے۔

3۔ اسمتھ اور اسٹین لے (Smith and Stanley) کے مطابق نصاب ثقافت کو دوبارہ زندہ کرنے کی ایک منظم ساخت ہے اور یہ انفرادی خیالات کی اقداروں پر بھی مبنی ہے جو ہمیں سماجی ذمہ داری اٹھانے کے قابل بناتی ہے۔

4۔ ٹینر اور ٹینر (Tanner and Tanner) کے مطابق نصاب کی تدوین علم اور تجربات از سرے نو تعمیر کرنا ہے جو کہ طلبا و طالبات کے مشقی عمل سے

ذہانت کو قابو میں رکھ کر حاصل کی جاتی ہے، جو کہ تاعمر ساتھ ساتھ چلتی رہتی ہے۔

5۔ نصاب کی تدوین درجہ کے باہر حاصل کردہ بامقصد اور منظّم اکتسابی تجربات ہیں جو کہ اساتذہ اور طلبہ کے درمیان قائم تعلقات سے فروغ پاتے ہیں۔

6۔ مدالیئر کمیشن (Mudaliar Commission) 1952ء کے مطابق نصاب کی تدوین سے ہماری مراد وہ مضامین نہیں جو روایتی طور پر اسکول میں پڑھائے جاتے ہیں بلکہ اس میں وہ تمام تجربات شامل رہتے ہیں جو کہ اسکول میں طلبہ کو حاصل ہوتے ہیں اسکول میں گذرا طلبہ کا سارا وقت نصاب کی معنی آفرینی ہے جو کہ طلبہ کی زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کرتا ہے اور اس کے متوازن شخصیت قائم کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

نصاب رسمی تعلیم کا ایک اہم ستون مانا جاتا ہے اور نصاب کی اہمیت مسلم ہے اس پر ہی تعلیم کی معانویت اور جامعیت کی قدر و قیمت متعین ہوتی ہے۔ ایک اچھے نصاب کی تدوین کے بغیر اس بات کا امکان ہے کہ صحیح مقاصد پیش رکھنے کے باوجود استاد ٹیڑھا راستہ اختیار کر لے۔ نصاب ایک ساکن شئے نہیں ہے بلکہ یہ ایک حرکیاتی عمل ہے جو کہ وقت اور ضرورت کے اعتبار سے بدلتا رہتا ہے۔

1.4.3 نصاب کی تدوین کا تصور (Concept of Curriculum Development)

نصاب لفظ انگریزی کے Curriculum لفظ سے ماخوذ ہے جو کہ ایک لاطینی لفظ ،، Curere ،، سے لیا گیا ہے جس کا مطلب ایک دوڑ (A Race) ہوتا ہے۔ اسکول میں اس کا استعمال طلبہ کے لئے راہ فراہم کرنے کے ہیں۔

ہندوستان میں تعلیم پر سرکاری نجی اور ذاتی اداروں میں فراہم کی جاتی ہیں جس کی مالی اعانت مرکزی حکومت، صوبائی حکومت اور مقامی بندوبست سے قائم ہوتی ہے جس میں چھ سے چودہ سال کے عمر کے طلبہ کے لئے ضروری اور مفت قرار دی گئی ہے اور تعلیم کا مقصد ملک وملت کی فلاح کرنا ہے۔ مگر یہ تمام حربات تبھی کامیاب ہوتے ہیں جب تعلیم کے نصاب کی تدوین صحیح اور منظّم طریقہ سے کی جائیے۔

نصاب کی تدوین کا اصول حرکیاتی ہے، چونکہ جیسے جیسے ہمارے سماج میں، ہماری سیاست میں، ہماری ضرورتوں، دلچسپیوں اور ہمارے اقداروں میں تبدیلی آتی ہیں اسی طرح ہمارے نصاب کا تصور بھی بدل جاتا ہے۔ وسیع نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو ہمارے نصاب کی تدوین صرف اسکولوں کی ہی کارکردگی پر مبنی نہیں ہے بلکہ اسکول کے باہر کی تمام کارکردگیاں اس میں شامل رہتی ہیں۔ بیسویں صدی سے پہلے نصاب کی تدوین کو اس مضمون کے مواد اور اس سے تعلق رکھتے ہوئے اکتسابی تجربات تک ہی محدود رکھا جاتا تھا مگر جدید دور جو کہ تعمیریت کے فلسفہ پر مبنی ہے نصاب کی تدوین اور ترقی کا مطلب اسکول مضامین کی فہرست، ان کا مواد، درس وتدریس کے مراحل، طریقہ تدریس، تدریسی تجربات، تدریسی اشیاء وغیرہ شامل رہتی ہیں جو کہ اس نصاب کی تدوین کی نوعیت کے عمل پر مبنی ہوتا ہے۔

بیسویں صدی عیسوی کا نصاب	جدید نصاب کا تصور
اساتذہ مرکوز نصاب	طلباء کی ضرورتوں پر مبنی نصاب
کسی ادارہ کا نصاب	معاشرے کی ضرورتوں پر مبنی نصاب
قدامت پسند بنیادی نصاب	تعمیری نصاب
مضمون پر مبنی نصاب	کارکردگی اور عملی تجربات پر مبنی نصاب
	کسی خاص مسئلہ پر مبنی نصاب

جدید نصاب کے تصور کو قائم کرنے کے لئے ہمیں نصاب کی تدوین کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ آج کے دور کے نصاب کی تدوین کرتے وقت تعلیم اور معاشرے کے تعلقات اور نسبت قائم کی جاتی ہے، سیاست، پیشہ اور طلبہ کی ضرورتوں کو پرکھا جاتا ہے اور ان تمام عناصر کو ذہن میں رکھ کر ہی نصاب کی تدوین

کے اصول قائم کئے جاتے ہیں جس میں مواد کے نظریات کے ساتھ ساتھ طلبہ کے اکتسابی تجربات بھی شامل رہتے ہیں۔نصاب کی تدوین کے عمل کو ہم طلبا کے سیکھنے کے تجربات جو کہ مختلف مرحلوں اور مختلف سطحوں پر قائم کئے جاتے ہیں جن میں سیاست داں، تعلیمی ماہرین، معاشرے سے تعلق رکھنے والے لوگ، اساتذہ اور مختلف اداروں کمیٹیوں کے ممبران کی شمولیت ہوتی ہے چونکہ یہ ہی مستقبل کی تیاریوں کی بنیاد رکھتے ہیں۔جدید نصاب کے تصور میں (7) اقدام بیان کئے گئے ہیں۔جو کہ نصاب کی تدوین کے ماڈل میں بیان کئے جارہے ہیں۔

1.4.4 نصاب کی تدوین کے اقدام

1۔ نصاب کی ترتیب، دائرہ، مقاصد اور مدت۔

2۔ مختلف مضامین اور ان کی کارکردگیاں، بلواسطہ اور بلاواسطہ طریقہ کار۔

3۔ مواد کا خاکہ اور مواد مضمون کا تعین، مقررہ وقت کی درکار۔

4۔ نصاب کی سطح یا معیار۔

5۔ درسی وضمنی کتب، تدریسی اشیاء وآلات۔

6۔ درس تدریسی مراحل، حکمت عملیاں اور طریقہ تدریس۔

7۔ منصوبہ بند تجربات ونظریات کی حصولیابی۔

نصاب کی تدوین کے اصولوں کو ماہرین نے نصاب کی تدوین کا نمونہ بنا کر پیش کرنے کی کوشش کی ہے جسے ہم آگے کی اکائیوں میں دیکھیں گے۔

1.4.5 نصاب کی تدوین کے بنیادی عناصر

جب ہم ایک بار نصاب کی تدوین کے معنی اور تصور سے واقف ہو جائیں تو یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم نصاب کے عناصر کو بھی اچھی طرح سمجھ لیں۔ چونکہ کسی بھی نصاب کی نوعیت کو سمجھنے کے لئے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم اس نصاب کے بنیادی عناصر کو پہچانیں چونکہ نصاب کی تدوین کے عناصر کی نوعیت پر مبنی ہوتے ہیں اس لئے ماہرین میں آج تک اتفاق رائے نہیں ہو پایا ہے مگر ٹیلر نے نصاب کی تدوین کے (3) تین عناصر کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔سیکھنے کے تجربات، مہارتیں، اقداریں اور تصورات۔

نصاب کی تدوین ایک مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے اور اس تک پہنچنے کے لئے نصاب کی تدوین کے ضروری اور اہم عناصر پر غور کرنا لازمی ہے جس سے ہم نصاب کی تدوین کے عمل کو بہتر طریقہ سے سمجھ سکیں۔اس میں

1۔ موادمضمون

2۔ سیکھنے کے تجربات

3۔ مقاصد

4۔ تعین قدر

شامل ہیں۔نصاب کی تدوین کے عناصر نصاب کی نوعیت اور ساخت پر مبنی ہوتے ہیں۔

نصاب کی تدوین کا مقصد تعلیمی احداف کو کامیابی کے ساتھ حاصل کرنا ہے اور یہ ایک مسلسل چلنے والا منصوبہ عمل ہے۔جس میں بہت سی چیزیں شامل رہتی ہیں اور اختتام پذیر ہونے تک عمل درآمد کرتی رہتی ہیں۔جیسے

☆ مضمون اور مواد: مضمون اور مواد کی منصوبہ بندی میں ہم یہ تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ مضمون اور مواد ہمارے تعلیمی مقاصد کو حاصل کرنے کے قابل ہیں یا نہیں۔

☆ ہدایتی عمل یا سیکھنے کے تجربات: ہدایتی عمل کی منصوبہ بندی کرتے وقت ہم درس و تدریسی ماحول، طریقہ تدریس، حکمت عملیاں، تدریسی تجربات، طلبا و اساتذہ کی سرگرمیاں وغیرہ سے تدریسی مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆ مقاصد کی منصوبہ بندی: مقاصد کی منصوبہ بندی میں ہم تعلیمی و تدریسی مقاصد کو معاشرے و قوم کی ضرورتوں کے اعتبار سے واضح کرتے ہیں اور انہیں تعلیم میں نصاب کی تدوین سے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کوشش میں انسانی و غیر انسانی وسائل کو حاضر و ناضر رکھا جاتا ہے۔

☆ تعین قدر کی منصوبہ بندی: نصاب کی تدوین کے آخری مرحلہ میں نصاب کو عملی جامعہ پہنانے سے پہلے اس کے تمام عناصر کو پرکھا جاتا ہے جس میں انسانی و غیر انسانی وسائلوں کے ساتھ ساتھ، مواد، درس تدریس اور اس کے طریقہ وغیرہ کو اطلاقی عمل کے ساتھ تعین قدر کیا جاتا ہے جس میں مواد مضمون، جانچ کے طریقہ اور مقررہ وقت کے ساتھ ساتھ طلبا و معاشرے کے معزز لوگوں کی باز رسائی بھی شامل رہتی ہے۔

نصاب کی تدوین سے ہم طلبا و طالبات کے خارجی عمل و کردار میں تبدیلی کا اندازہ لگاتے ہیں جس میں ہم نصاب کی اقداروں کے عمل کو پہچانتے ہیں جیسے جسمانی یا ماحولیاتی پہلو، معاشرتی پہلو، باہمی مہارتیں، تعلیمی و تدریسی پہلو، طلبا کی تشفی، تدریسی حکمت عملیاں اور طریقہ تدریس، تعلیمی اخراجات کے ساتھ ساتھ انسانی و غیر انسانی وسائل، مقررہ وقت، اطلاقی عمل اور اقداروں کو پہچاننے کی کوشش کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ نصاب کے اندر ان مختلف کورسیس کو بھی پہچاننے کی کوشش کرتے ہیں جو سماج کی ضرورتوں کو پورا کرتے ہوں۔ آخر میں ہم ان سبھی کی جانچ کرتے ہیں اور اندازہ لگاتے ہیں کہ ہمارے نصاب کی تدوین کی منصوبہ بندی کتنی کارآمد ہوئی ہے یا اس میں دوبارہ منصوبہ بندی کرنے میں ردوبدل کرنے کی گنجائش ہے یا نہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ

2 نصاب کی تدوین کی تعریف بیان کیجیے۔

1.5 نصاب کی تدوین کے عام اصول

ہر قوم و ملک اور ملت اپنی فلاح و بہبود کے لئے تعلیم پر منحصر ہوتی ہے اور یہی اس ملک کی ترقی کا ایک اہم ستون ہوتا ہے۔ ہندوستان میں تعلیم کو تمام عوام کے لئے اہم اور ضروری قرار دیا گیا۔ ہندوستان کے آئین کے مطابق تعلیم حاصل کرنا سب کا بنیادی حق تسلیم کیا گیا۔ چھ سے چودہ سال کے تمام بچوں کے لئے تعلیم مفت اور لازمی قرار دی گئی ہے۔ یوں تو تعلیم کے کچھ عام اور کچھ خاص مقاصد ہوتے ہیں۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے تعلیم کی مختلف سطحوں اور کورسیس کے لئے نصاب کی تدوین کی ضرورت پڑتی ہے۔ نصاب کی تدوین کا عمل تعلیم کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے بہت اہم ہے۔ اس عمل کو پورا کرنے کے لئے نصاب کی تدوین کے کچھ اصول واضح کئے گئے ہیں جن پر مبنی نصاب کی تدوین تعلیم کو مئوثر طریقہ سے اپنے ہدف تک پہنچنے کا راستہ فراہم کرتی ہے۔ نصاب کی تدوین تعلیم کا مرکزی فریضہ ہے جو کہ ہندوستان میں وزرات انسانی وسائل اور ترقی کے تحت آتا ہے اور تعلیم کی مرکزی منصوبہ بندی کرنے کے لئے نصاب کی تدوین کے فریم ورک قائم کئے جاتے ہیں جو کہ تعلیم کی مختلف سطحوں اور کورس کے لئے شاہی راہ فراہم کرتے ہیں۔ یہ تمام کسی نہ کسی اصول پر مبنی ہو تے ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ نصاب کی تدوین کے اصول کیا ہیں؟

1۔ طلباء کی مرکوزیت کا اصول (Principle of Child Centerdness)

2۔ معاشرے کی مرکوزیت کا اصول (Principle of Community Centerdness)

3۔ طلبا کی سرگرمی کا اصول (Principle of Activity)

4۔ انواع واقسام کا اصول (Principle of vereity)

5۔ ہم آہنگی اور شمولیت کا اصول (Principle of Coordination and Integration)

6۔ حفاظت کا اصول (Principle of Conservation)

7۔ تخلیق کا اصول (Principle of Creativity)

8۔ مستقبل کی تیاری کا اصول (Principle of Forward looking)

9۔ لچک کا اصول (Principle of Flexibility)

10۔ توازن قائم کرنے کا اصول (Principle of Balance)

11۔ استعمال کا اصول (Principle of Utility)

1.5.1 طلباء کی مرکوزیت کا اصول (Principle of Child Centerdness)

طلبا تعلیم کا ضروری اور اہم ستون ہے تعلیم کے تمام اقدام طلباء کی فلاح و بہبودی کے لئے ہی قائم کئے جاتے ہیں۔اسی وجہ سے جدید دور میں طلبا کو تعلیم میں بہت اہمیت حاصل ہے اس لئے نصاب کی تدوین کا پہلا اصول یہ ہے کہ نصاب کی تدوین طلبا مرکوز ہو اس میں طلبا کی ضرورتوں، دلچسپیوں، روایات ور جحانات، عمر اور صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ باہمی صورتوں کا بھی خیال رکھنا چاہئے ۔نصاب کی تدوین کرتے وقت طالب علم کی شخصیت کو مرکز میں رکھنا چاہئے چونکہ نصاب کی تدوین کا مقصد طالب علم کی مطلوبہ سمت میں ترقی ونشو ونما کرنا ہے جس سے وہ اسکولی زندگی کے ساتھ مستقبل میں بھی خوش اسلوبی سے ہم آہنگ ہو جائے۔تعلیم کی ہر سطح کے نصاب کی تدوین کرتے وقت طلبہ کی ذہنی جسمانی وجذباتی زاویوں کا خیال رکھ کر ہی مواد، اکتسابی عمل، کا کردگیوں، طریقہ تدریس و حکمت عملیوں کو منظم کرنا چاہئے ۔

1.5.2 معاشرے کی مرکوزیت کا اصول (Principle of Community Centerdness)

آج کے طلبہ کل کے معشرے کے معمار ہوں گے۔طلبہ کی ترقی وفلاح معشرے کی ترقی وفلاح ہے۔اس لئے معاشرے میں ترقی لانے کے لئے طالب علم کی ترقی ونشو ونما ہونا ضروری ہے۔تعلیم سے طلبہ کی انفرادی ترقی ونشو ونما کے ساتھ ساتھ سماجی ترقی ونشو ونما کا ہونا بھی لازمی ہے۔چونکہ اس طالب علم کو اس ہی معاشرے میں اپنی تمام زندگی بسر کرنا ہے اور معاشرے کی فلاح میں اہم کردار ادا کرنا ہے۔اس لئے نصاب کی تدوین کرتے وقت طلبہ کی ضرورتوں اور خواہشات کو معشرے کی ضرورتوں اور خواہشات کے ساتھ مطابقت رکھنا لازمی ہے۔سماج میں رائج اقداروں ریتی رواجوں، روایات ور جحانات اور مہارتوں کا نصاب کی تدوین میں شمار کرنا اور اس کی عکاسی ہونا لازمی ہے۔چونکہ معاشرے کا تصور ایک مستحکم تصور نہیں ہے یہ حرکیاتی ہے اس کی ضرورتیں، مطالبات اور تقاضے بدلتے رہتے ہیں۔اس لئے مستقبل میں آنے والے بدلاؤ کو بھی نصاب کی تدوین کرتے وقت ذہن نشین رکھنا چاہئے ۔

1.5.3 طلبا کی سرگرمی کا اصول (Principle of Activity)

نصاب کی تدوین میں طلبہ کے جوش وخروش اور سرگرمی کی کارکردگیوں کا ہونا لازمی ہے۔نصاب کی تدوین میں طلبہ کی عمر اور تعلیم کی سطح کے اعتبار سے مختلف قسم کی کارکردگیاں اور حرکیاتی عمل طلبہ کی دلچسپیوں کے اعتبار سے شامل کرنی چاہئے جو کہ تخلیقی، تعمیری اور خاکہ کھینچنے والی ہوں اور کسی نہ کسی مقصد اور تجربات پر بھی مبنی ہونی چاہئے ۔یہ کارکردگیاں کمرہ جماعت میں اور کمرہ جماعت کے باہر کھیل کے میدان میں یا معاشرے میں سرگرم ہونی چاہئے جو کہ نصاب کے مطلوبہ

تجربات کی عکاسی کرتی ہوں اور جس سے طلبا کے کردار و عادات مثبت اثر پڑے اور جن سے یہ مستفید ہوسکیں۔ نصاب کی تدوین میں ایسے مضامین شامل کرنی چاہئے جو کارکردگیوں پر مبنی ہوں۔

1.5.4 انواع واقسام کا اصول (Principle of vereity)

نصاب کی تدوین ایک وسیع دائرہ میں ہونی چاہئیے۔ جس سے اس میں ضرورتوں اور مقاصد کے اعتبار سے مختلف قسم کی کارکردگیوں کو شامل کیا جا سکیں۔ جس سے طلبہ اپنی صلاحیتوں اور دلچسپی کے اعتبار سے ان میں شریک ہوسکیں۔ چونکہ طلبا کی ضرورتیں بھی مختلف نوعیت رکھتی ہیں، جیسے مذکر و مونث، دیہی و شہری علاقوں کے طلبا و طالبات وغیرہ اس لئے نصاب کی تدوین کرتے وقت وسیع سوچ اور پس منظر کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

1.5.5 ہم آہنگی اور شمولیت کا اصول (Principle of Coordination and Integration)

نصاب سے ہم طلبہ کو مختلف اور انتخاب کئے ہوئے سیکھنے کے تجربات فراہم کرتے ہیں جو کہ مختلف مضامین اور کارکردگیوں پر مبنی ہوتے ہیں مگر ان تمام اکتسابی تجربات کی آپس میں ہم آہنگی اور مطابقت ہونا لازمی ہے۔ نصاب کی تدوین کرتے وقت مضامین اور طلبا کی کارکردگیوں کو تنگ نہ بنایا جائے بلکہ ان تمام کی شمولیت ایک لچک دار زاویہ میں رکھ کر پیش کی جائے۔ جس سے طلبا اپنے سیکھنے کے تجربات کو مختلف کارکردگیوں سے رابطہ قائم کر کے سیکھنے میں سرگرم رہیں۔

1.5.6 حفاظت کا اصول (Principle of Conservation)

تعلیم کا اولین مقصد ملک اور قوم کے ثقافتی ورثہ کو محفوظ رکھنا اور آنے والی نسلوں تک پہنچانا ہوتا ہے جو کہ انسانی تحفظ اور ترقی کے لئے لازمی ہے۔ ہمارے کلچر اور ثقافت میں پرانے ریتی رواج، زندگی کے طور طریقہ، زندگی کی مہارتیں، ترسیلی انداز، چال چلن، ہدایات، اقدار اور معلومات شامل ہوتی ہیں۔ ان تمام کو نصاب کی تدوین کرتے وقت ذہن میں رکھنا اور مختلف مضامین اور کارکردگیوں کو مواد سے حاصل کرنا لازمی ہے جس سے ہم طلبا و طالبات کو ان تمام اقداروں سے روشناس کروا کر عمل کرنے کی تلقین کرسکیں۔

1.5.7 تخلیق کا اصول (Principle of Creativity)

اپنے کلچر اور ثقافت کی حفاظت کرنا صرف اس کی بقا قائم رکھنے تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اس سے ہم اپنے کلچر اور ثقافت کو زرخیز اور مالا مال بھی کر سکتے ہیں۔ نصاب کی تدوین میں سماجی ترقی وفلاح کے ساتھ تخلیق کے عنصر بھی شامل ہونی چاہئیے۔ جس سے طلبا اپنی صلاحیتوں کے اعتبار سے نئے نئے مثبت خیالات واظہارات کی تخلیق وتعمیر کرسکیں جو کہ معاشرے کی ترقی وفلاح میں اہم رول ادا کرے گی اور طلبہ کی معاشرتی ترقی میں اپنا نمایاں رول ادا کرسکیں گے۔

1.5.8 مستقبل کی تیاری کا اصول (Principle of Forward looking)

تعلیم کا مقصد طلبہ کو معاشرے کے ساتھ ہم آہنگ کرنا اور کامیابی کے ساتھ زندگی گزارتے ہوئے سماجی زندگی کی قیادت کرنے کے قابل بنانا ہے۔ اس لئے نصاب کی تدوین کا اصول طلبا و طالبات کی موجودہ ضرورتوں کو ہی پورا کرنا نہیں ہے بلکہ اس کی مستقبل کی ضرورتوں اور زندگی کے عمل کو بھی محفوظ رکھنا ہوتا ہے۔ نصاب کی تدوین میں علم وعمل، اکتسابی تجربات اور زندگی کی مہارتوں سے یہ تمام اثرات اور ترقی فراہم کی جاسکتی ہیں، جو کہ طلبہ کی قابلیت، لیاقت اور صلاحیت کے ساتھ مئوثر طریقہ سے ہم آہنگ اور مطابقت قائم کر کے مستقبل کی زندگی کے لئے تیاری کروا کر اپنا مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔

1.5.9 لچک کا اصول (Principle of Flexibility)

جدید دور میں سائنس اور ٹکنالوجی نے ہماری سماجی زندگی کو بہت متاثر کیا ہے اور اس کو بہت تیزی کے ساتھ بدلا ہے۔ جس سے ہماری زندگی کے تمام علاقے متاثر ہوئے ہیں۔ نتیجہ ہمارے معاشرے کے مطالبات آپس میں ٹکرانے لگتے ہیں اور سماج کی زندگی میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے نصاب کا مواد ہمیشہ کے لئے اور ہر زمانہ کے لئے یکساں اور مفید نہیں ہوسکتا ہے۔ نصاب کی نوعیت سکونت اختیار نہیں کرسکتی اس کو حرکیاتی بنانا پڑیگا اور بدلتے ہوئے سماج

کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنا ہوگا جس کے لئے نصاب میں لچک کا ہونا لازمی ہے۔جس سے ہم تعلیم اور نفسیات میں ہونے والے بدلاؤ کو شامل کرسکیں اور ان کو اطلاقی عمل میں شامل کرسکیں۔

1.5.10 توازن قائم کرنے کا اصول (Principle of Balance)

نصاب کی تدوین میں شامل مضامین اور اکتسابی تجربات کے ساتھ معقول توازن ہونا چاہیئے۔تعلیم اور پیشہ ورانہ تعلیم میں بھی توازن قائم ہونا چاہیئے۔اسی طرح لازمی اور اختیاری مضامین کا تناسب،رسمی اور غیر رسمی تعلیم کا تناسب بھی واضح ہونا چاہیئے۔انفرادی ترقی کے مقاصد اور سماجی ترقی کے مقاصد بھی اچھی طرح واضح اور تناسب میں ہونے چاہیئے۔نصاب کی تدوین کرتے وقت ان تمام ضروری تناسب اور توازن کو قائم کرنا لازمی ہے۔

1.5.11 استعمال کا اصول (Principle of Utility)

نصاب کی تدوین استعمال اور اطلاقی عمل پر مبنی ہونا چاہیئے نہ کہ صرف سجاوٹی۔نصاب میں صرف ایسے مضامین شامل نہ ہوں جو صرف سماجی روایتوں کی ہی عکاسی کرتے ہوں بلکہ نصاب میں ایسے مضامین کی شمولیت ہونی چاہیے جو کہ موجودہ دور میں استعمال کے قابل ہوں۔اس لئے پیشہ ورانہ اور تکنیکی مضامین کا شامل ہونا لازمی ہے۔نصاب کی تدوین کرتے وقت نصاب کے اصولوں کے ساتھ ساتھ ملک،قوم وملت اور علاقائی صورت حال کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے۔چونکہ ان تمام کی شمولیت ہمیں تعلیم کے مقاصد کو مئوثر اور با آسانی سے حاصل کرنے کی طرف گامزن کریں گے۔

نصاب کی تدوین ایک اہم عمل ہے یا اس طرح کہیں کہ نصاب کی تدوین ایک منصوبہ بندی ہے۔جو کہ ایک خاکہ کی مانند ہے۔نصاب کی تدوین کے اصولوں کے ساتھ ساتھ اس کی تدوین کے خاکہ کے بھی کچھ اصول قرار دئے گئے ہیں جیسے ہمیں نصاب کی تدوین میں مضامین،مواد،طریقہ تدریس،اساتذہ اور طلبہ وغیرہ کے ساتھ ساتھ کچھ دیگر عناصر کا بھی خاکہ پیش کرنا ہوتا ہے کہ وہ کون سے طریقہ ہیں جن سے اس میں دلچسپی بھی شامل ہوجائے۔نصاب کے خاکہ کے کچھ اصول درج ذیل ہیں۔جس میں واضح کیا گیا ہے کہ ایک اچھے اور مکمل نصاب کی خصوصیات کیا کیا ہوتی ہیں۔دشواریاں اور لطف اندوزی (Challenges and Enjoyment)

نصاب کی تدوین ایسی ہونی چاہیئے جو کی طلبا کی دلچسپیوں،تقویت اور فہم کی عکاسی کرتی ہوں اور جس سے طلبا لطف اندوز ہوسکیں۔نصاب کی تدوین دشواریوں سے پاک ہونا چاہیئے۔نصاب کی تدوین میں ایک کے بعد دیگر کئی مسائل درپیش ہوتے ہیں مگر ہمیں نصاب کی تدوین کرتے وقت ان مسائل اور دشواریوں پر غور کرنا چاہئے اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جس میں

☆ وسعت (Breadth)

نصاب کی تدوین اس طرح مکمل ہونی چاہئے جس میں اکتسابی عمل اور تجربات کو معقول وسعت دی گئی ہوں جس سے طلبا اس مواد سے تعلق رکھتے ہوئے تمام تصورات کو اچھی طرح سمجھ سکیں اور اس سے تعلق رکھتے ہوئے ذیلی عناصر کو بھی سمجھ کر ایک عام رائے قائم کرسکیں۔

☆ پیش رفت (Progression)

نصاب کی تدوین کا عمل پیش رفت پر مبنی ہونا چاہیئے۔جس سے طلبا اپنے اندر مواد کے نظریات اور اس کے عملی تجربات حاصل کرکے اپنی جسمانی، جذباتی،ذہنی وحرکیاتی مہارتوں کو فروغ دے سکیں۔اس لحاظ سے نصاب کی تدوین میں تسلسل ہونا بھی لازمی ہے۔

☆ گہرائی (Depth)

نصاب کی تدوین کرتے وقت ایسا خاکہ پیش کیا جائے جس میں کسی نظرے سے تعلق رکھتے ہوئے تمام عوامل شامل ہونا چاہیے وہ نظریاتی عمل پر یا پھر

تجرباتی عمل پر مبنی ہوں۔کوئی بھی نصابی نقطہ وضاحت کے بغیر نہیں رہنا چاہئیے۔یہ ہی اس نصاب کی گہرائی کا عمل ہے۔

☆ صفات اور پسندیں (Personalization and Choice)

نصاب کی تدوین ایسے نصابی عمل سے کی جائے جس کی صفات مقبول و معروف اور پسندیدہ عوامل پر مبنی ہوں چونکہ نصاب سے ہم سماجی اقداروں کو حاصل کرتے ہیں اور سماجی اقداروں کا استعمال مقبولیت کے بغیر رائیگاں ہیں۔ نصاب کی تدوین میں تعلیم کے تمام عناصر کی دلچسپیاور پسند کا خیال رکھنا لازمی ہے۔

☆ آپسی ربط (Coherence)

نصاب کی تدوین میں تمام عوامل اور مضامین کا آپسی ربط ہونا چاہئیے جس سے اکتسابی عمل اور تجربات حاصل کرنے میں شک وشبہ اور دشواریاں طلبا کے ذہن میں نہ پیدا ہوں۔جیسے کہ اس مضمون کی اقدار اور دوسرے مضمون کی اقدار میں فرق کیوں ہے۔

☆ مناسبت رکھنا (Relvent)

تعلیم کا مقصد حاصل کرنے کے لئے ہم نصاب کی تدوین کرتے ہیں اس لئے نصابی عمل تعلیم کے مقاصد کو مکمل طور پر حاصل کرنے کے قابل ہونا چاہئیے۔یہ مناسبت اور ربط تعلیم عمل کو بہت تیز رفتاری اور لطف اندوزی کے ساتھ تعلیم کے مقاصد حاصل کرنے میں ہماری مدد کریگا۔اس کے بغیر تعلیمی ماحول کو منتشر ہونے کی پوری گنجائش ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

3 نصاب کی تدوین کے عام اصول کی فہرست تیار کیجیے۔

1.6 نصاب کی تدوین کا تاریخی پس منظر

نصاب کی تدوین کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کی تعلیم اور تہذیب کی۔مختلف اقوام،ملک اور معاشرے مختلف قسم کے نصاب کی تدوین کرتے ہیں اور کر چکے ہیں کچھ آج بھی رائج ہیں اور بہت سے جدید دور میں تبدیل ہوگئے ہیں۔ایس کے مورتی (SK Murti) کے مطابق نصاب کی تدوین کا تاریخی پس منظر اس طرح ہے

زمانہ	تعلیمی مواد یا نصابی عمل
غیر مہذب زمانہ	تیر اندازی،شکار،کاشت کاری اور دوسری زندگی کی مہارتیں
بعد کا زمانہ	سماج اور مذہب سے تعلق رکھتی ہوئی استعمال میں آنے والی مہارتیں
گریک پیریڈ	عام مضامین اور ان کے قواعد،منطق،علم نجوم،جیومیٹری،علم حساب،موسیقی وغیرہ کے مضامین
قدیم ہندوستان	ویداپنشد،فوجی تربیت و دیگر پیشہ برہمن،ویش،شتری اور شودر
قرون وسطی یوروپ	مذہب اور اخلاقی مطالعہ کے مضامین
دور ترقی	قدیم انسانی حقیقت،ترقی اور فقہ کے مطالعہ کے مضامین
انیسویں صدی عیسوی	سائنس،پیشہ ورانہ مضامین،ہم نصابی سرگرمی،سماجیات،تاریخ،فلسفہ اور جغرافیہ وغیرہ

اس طرح نصاب کی تدوین کی تاریخ سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ یہاں نصاب کی تدوین کے بہت سے طریقہ رائج تھے جو زمانہ اور ماحول وترقی کے ساتھ ساتھ بدل گئے۔شروع سے ہی نصاب کی تدوین کے عمل کو ضروری قرار دیا گیا کچھ نصاب منظّم ہوتے تھے اور کچھ اساتذہ کی تربیت اور اس کے عوامل پر مبنی ہوتے تھے۔ہندوستان مین نصاب کا تصور کچھ اس طرح سے واضح کرسکتے ہیں۔

قدیم زمانے سے ہندوستان تعلیم وادب کا مرکز رہا ہے۔تمام قوموں نے ہندوستان کی سرزمین پر تعلیم وادب میں اپنی موجودگی کا احساس کرواتی ہیں۔تمام مذاہب صرف درس وتدریس سے ہی وجود میں اور ان سبھی مذاہب کے رہنماؤں نے تعلیم کو ہی اپنا آلا بنایا جو کہ ایک منظّم نصاب تعلیم پر مبنی ہوتے تھے جس میں اس مذہب کا فلسفہ ہی تعلیم ودرس تدریس کا فلسفہ ہوتا تھا۔یہ فلسفہ ہی تعلیم کے نصاب کی تدوین میں اہم رول ادا کرتا تھا۔موجودہ دور میں تعلیم مذاہب کے غلبہ کو خیر باد کہ کر سیاسی،سماجی فلسفہ اور اقدار پر اپنی توجہ مرکوز کررہی ہے اور ملک کے سیاسی وسماجی فلسفہ کی ساخت کے اعتبار سے ہی نصاب کی تدوین میں تمام ردوبدل ہوتے رہتے ہیں۔مثال کے طور پر قدیم زمانہ کے ویدک کال میں تعلیم کے نصاب کی تدوین چاروں ویدا اور اپنشد پر مبنی تھی اور تعلیم حاصل کرنا صرف برہمن کا ہی حق مانا جاتا تھا اور تعلیم کا مقصد موکش حاصل کرنا تھا۔مہاتما بدھ اور جین مذاہب کے دور میں تعلیم کی رسائی عام لوگوں تک ہوگئی۔یہ زمانہ 600 قبل مسیح سے 600ء صدی عیسوی تک مانا جاتا ہے یہاں پر بھی تعلیم پر مذہب کا ہی غلبہ تھا اور نصاب کی تدوین مذہبی کتابیں تھیں اور اس کی ساخت صرف بدھ اور جین مذہبی اقدار تھیں اور روحانی تعلیم فراہم کی جاتی تھی طلبا سماج میں جا کر بھیک مانگ کر اپنا اور مٹھ کا خرچ چلاتے تھے،تعلی کا مقصد نروان حاصل کرنا تھا اور نصاب کی تدوین بھی ان ہی اصولوں اور اقداروں پر مبنی تھی۔

مسلمانوں کے ہندوستان میں قدم رکھتے ہی یہاں کا تعلیمی ماحول بھی بدل گیا اب تعلیم کا مرکز مسلم فلسفہ پر مبنی ہوگیا۔یہ دور 1000ء سے شروع ہوکر 1858ء تک مانا جاتا ہے مگر آج بھی مکتب،مدرسہ اور دارالعلوم اس تعلیم کو حیات بخش رہے ہیں۔اس دور کی تعلیم کا نصاب مسلم مذہب کے فلسفہ کی بنیاد پر مبنی تھا۔نصاب میں مذہب کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ایک مخصوص پیشہ میں مہارت حاصل کرنے کی تعلیم بھی فراہم کی جاتی تھی۔

انگریزی حکومت کے دور میں ہندوستانی تعلیم پھر ایک بار بدل گئی چونکہ اب ملک پر عیسائی مذہب اور انگریزی حکومت کا غلبہ تھا جہاں تعلیم میں عام مضامین کے ساتھ ساتھ مغربی فلسفہ،سائنس،معاشیات و پیشہ ورانہ تعلیم کے مضامین بھی رائج تھے اس زمانہ میں تعلیم کے لئے باقاعدگی سے بورڈ اور کمیشن کا قیام کیا جاتا تھا جس میں 1835ء کے میکالے منٹ جس نے تعلیم کے فلسفہ اور نصاب کو بہت اچھی طرح سے واضح کیا۔اب نصاب کی تدوین عیسائی مذہب کی بنیاد پر ہی مبنی ہوگئی اور چھنائی کا نظریہ منظر عام پر عائد ہوگیا۔اس کے بعد وڈ تعلیمی کمیشن 1854ء میں ہنٹر کمیشن 1882ء ،1929ء،1937ء،اور 1944ء مختلف تعلیمی کمیشن اور بورڈ کافی اہمیت کے حامل ہیں جنہوں نے تعلیم اور تعلیم کے نصاب میں ہمہ گیر ترقی کی طرف قدم بڑھائے اور نصاب کی تدوین باقاعدگی کے ساتھ کی،تعلیم کی سطح بھی منظّم تھیں جس میں بنیادی سطح،ثانوی سطح اور اعلیٰ ثانوی سطح اور اعلیٰ تعلیم کے لئے یونیورسٹی قائم تھیں جو کہ ہندوستانی قوم کے لئے ناکافی تھا۔سن 1937 میں ہندوستانی قوم کے اندر انگریزی تعلیم کو خیر باد کہنے کے لئے ڈاکٹر ذاکر حسین اور مہاتما گاندھی نے بنیادی تعلیم کی اسکیم شروع کی جو بہت مقبول ہوئی اب نصاب کی تدوین کا مقصد قوم وملت کی ترقی ہوگئی اور بنیادی تعلیم میں ہاتھ کی مہارتوں پر زیادہ زور دیا گیا۔

1947ء میں ہندوستان آزاد ہوگیا۔آزادی کے بعد 1948ء میں یونیورسٹی تعلیمی کمیشن قائم ہوا جس کے مطابق اعلیٰ تعلیم کے نصاب میں سائنس، سماجی مطالعہ،علم زراعت،پیشہ ورانہ تعلیم میں انجینیرینگ ٹکنالوجی وغیرہ شامل تھیں۔ 1952ء میں مدالیر کمیشن قائم ہوا جس کے مطابق تعلیم کی سطح کو دوبارہ منظّم کیا گیا اور نصاب کو نئے زاویہ میں پرویا گیا۔66-1964ء میں کوٹھاری کمیشن قائم ہوا اور تعلیم کی سطح کو دوبارہ پھر سے منظّم،کیا گیا اب یہ سطح (3+2+10) پر مبنی ہوگئی اور نصاب کی تدوین میں سہ لسانی فارمولہ فراہم کیا گیا اور تعلیم حاصل کرنے کا حق سبھی کو فراہم کیا گیا۔1986ء میں نئی ایجوکیشن پالیسی لائی گئی اور تعلیم و

نصاب کو جدید دور کی ضرورتوں کے اعتبار سے منظّم کیا گیا اس کے بعد 1990ء اور 1992ء میں کمیشن قائم کر کے تعلیم اور نصاب کی فلاح کی گئی۔

نصاب کی تدوین میں 1975ء، 1988ء، 2000ء، 2005ء کے قومی نصابی فریم ورک فراہم کئے گئے اور نصاب میں ترقی اور فلاح کے لئے قدم بڑھائے گئے۔2009ء میں اساتذہ کی تعلیم کے لئے ایک فریم ورک دیا گیا جس کے مطابق اساتذہ کی تعلیم میں بھی ترقی کی گئی 2014 سال میں بی ایڈ، ایم ایڈ دو سال کی مدت کے کر دئے گئے۔

غرض یہ کہ نصاب کی تدوین کا تصور اس قوم و ملک کے سیاسی، سماجی، مذہبی عقائد، قوانین اور اقداروں پر مبنی ہوتا ہے اور نصاب کی تدوین اس سے متاثر ہوتی ہیں۔ پرانے کلچر اور ثقافتی عنصر اس میں شامل رہتے ہیں چونکہ ہم اپنی تہذیب و تمدن اور عقائد کو ہمیشہ یاد کرنا فخر کرتے ہیں اور یہی عقائد اور قوانین ہم نئی نسل کو مستقبل کی ترقی کے لئے سونپتے ہیں۔نصاب کی تدوین کرتے وقت ہم قوم و ملت اور معاشرے کی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہیں اور نصاب کی تدوین میں ان اقداروں اور حالات کے اہم نکات کو مقاصد بنا کر پیش کرتے ہیں نصاب کی تدوین کے کچھ اہم نکات ہوتے ہیں جن پر تعلیم کی بنیادیں ٹکی ہوئی ہوتی ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ

4 نصاب کی تدوین کا تاریخی پس منظر سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

1.7 نصاب کی تدوین کی بنیادیں

نصاب کی تدوین کی بنیاد سماج، قوم و ملت اور ملک کے سیاسی، ثقافتی، تاریخی، فلسفہ، مذاہب و نفسیاتی اقداروں پر مبنی ہوتی ہیں جو کہ ہمیشہ سماجی صورت حال، سماجی ضرورتوں، سماجی مطالبات کا جائزہ لیتی ہیں جسے سماج میں مقیم تمام افراد مستفید ہوتے ہیں۔ جدید دور میں سماج کے مطالبات تعلیم ہی مکمل کرتی ہے اور اس کی ضرورتوں کے اعتبار سے ہی طلبا و طالبات کو سماجی زاویہ میں پرو کر اپنے مقاصد کو حاصل کیا جاتا ہے۔ ہر تعلیمی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک منصوبہ بندی ضروری ہوتی ہے جو کہ کسی نہ کسی بنیاد پر قائم ہوتی ہے۔تعلیمی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم طلبا و طالبات، اساتذہ کے ساتھ ساتھ نصاب پر بھی مبنی ہوتے ہیں جس سے ہم اکتسابی تجربات حاصل کرتے ہوئے اپنے مقاصد حاصل کرتے ہیں ان مقاصد کو ہم نصاب کی تدوین میں واضح کرتے ہیں اور نصاب کی تدوین کچھ اصولوں کے ساتھ ساتھ عصر حاضر کے سماجی مسائل ثقافتی، سیاسی و نفسیاتی وغیرہ پر مبنی ہوتی ہیں۔

1.7.1 نصاب کی تدوین کی سماجی بنیادیں Sociological Bases of Curriculum Development

ہر سماج کے سیاق و سباق کو سمجھنا بہت مشکل ہے۔مگر پھر بھی سماجی ماہرین سماج کی نوعیت کو پہچاننے کے لئے اس سماج کے معاشی حالات پر غور کرنے پر زور دیتے ہیں۔نصاب کی تدوین اور سماج میں گہرا تعلق ہوتا ہے چونکہ نصاب کی تدوین سماج کی فلاح کے لئے کی جاتی ہے۔اس لئے نصاب کی تدوین کرتے وقت سماج کی اقداروں کے ساتھ ساتھ سماج کی ضرورتوں اور مطالبات پر بھی غور کرنا لازمی ہو جاتا ہے اور ان سماج کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ہمیں اس سماج کا گہرائی سے مطالعہ کرنا لازمی ہے۔جس میں اس سماج کی تاریخ، فلسفہ، عقائد و حقائق کے ساتھ ساتھ قوانین وغیرہ کو سامنے رکھ کر ہی نصاب کی تدوین کی جا سکتی ہے۔ چونکہ اسکول یا تعلیمی ماحول صرف اس اسکول کے اکتسابی تجربات پر ہی منحصر نہیں ہیں بلکہ تعلیم کے دوسرے غیر روایتی ادارے بھی شامل رہتے ہیں جیسے خاندان، برادری اور دوست و احباب اسلئے اسکولی نصاب کی تدوین سماج کے حرکیاتی پس منظر کو ذہن میں رکھ کر کی جائے۔ جو کہ جدید مطالبات اور حرکیاتی ہو اور جو سماج کے تغیراتی مطالبات کو جدیدیت اور عالمی اکتسابی تجربات پر بھی مبنی ہوں۔جس میں معلومات کو ہم جدید ٹکنالوجی کے ساتھ ساتھ جدید آلات سے بھی حاصل کر سکیں اور اس کے مطالبات عالمی مطالبات کے ساتھ شامل کرا اپنے ملک و ملت اور کلچر و ثقافت کی حفاظت کو قائم رکھ سکیں۔ایک ملک کے

نصاب کی تدوین کا مقصد تبھی پورا ہوگا جب وہ جدید مطالبات کو پورا کرتی ہو، اس ملک کی پہچان قائم کرتی ہوں اور عصر حاضر کی ضرورتوں کو عالمی مطالبات کے ساتھ بھائی چارگی کے ساتھ پورا کرتی ہوں۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہمیں ایسے مضامین کی تلاش کرنی ہوگی جو یہ مطالبات پورا کرتے ہوں اور ان مضامین سے ایسے اکتسابی تجربات کو حاصل کرنا ہوگا جو کہ مقاصد حاصل کرنے میں ایک منفرد شخص یا طالب علم کی مدد کرسکیں چونکہ یہ منفرد شخص ہی سماج کی ایک اکائی ہے اور سماج کی ترقی وفلاح ان اکائیوں پر ہی منحصر ہے۔

1.7.2 نصاب کی تدوین کی نفسیاتی بنیادیں Psychological Bases of Curriculum Development

نصاب کی تدوین نفسیاتی عمل سے بہت متاثر ہوتی ہے، چونکہ نفسیات ہی درس تدریس کے مراحل، اساتذہ اور طلبہ کے تعلقات اور ہر ایک شخصیت کے کردار وعادات اور ان میں بدلاؤ کو واضح کرتی ہے۔ نفسیات سے ہی ہم یہ تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کس طرح ایک تدریسی نصاب طلبہ کے اندر اعلیٰ سطح کی مقصود تبدیلیاں منظم طریقہ سے کس طرح سے حاصل کرسکتے ہیں۔ درج ذیل کچھ نفسیاتی نظریات پیش کئے جارہے ہیں جن کا تعلیمی اطلاق تدریسی اکتسابی تجربات حاصل کرنے میں بہت اہم مقام رکھتا ہے۔

نصاب کی تدوین کی نفسیاتی بنیادوں کے کچھ عام نظریات

1. جوابی حرکت کے عمل کا نظریہ (Behaviourist Approach)

بیسویں صدی عیسوی تک درس وتدریس واکتسابی تجربات حاصل کرنا جوابی حرکت کے عمل کے نظریہ پر مبنی تھا جس میں مواد پر مضبوط پکڑ بنانے پر زور دیا جاتا تھا جس سے کہ طلبا سیکھنے کے اکتسابی تجربات سلسلہ وار اور منظم طریقہ سے عمل میں آسکیں۔ یہاں پر اعادہ پر زور دیا جاتا تھا۔ نصاب کی تدوین کرتے وقت اس نظریہ اور اس کے ذیلی نظریات کو بھی ذہن نشین رکھنا چاہیئے۔ یہ نظریہ تھارن ڈائک (Thorndike) پاولاؤ (Pavlav) گیگنے (Gagne) بی ایف اسکنر (BF Skinner) واٹسن (Watson) وغیرہ کی وجہ سے مشہور ومعروف ہوا۔

2. وقوفی نظریہ (Cognitive Approach)

یہ نظریہ طلبہ وطالبات کے ذہن سے تعلق رکھتا ہے اس نظریہ کے تعلیمی اطلاق سے ہم طلبہ کے ذہن سے معلومات کے عمل کا تعلق قائم کرتے ہیں اور یہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ طلبہ کی سوچ کس قدر منظم ہوئی۔ اس میں ہم طلبہ کے اندر تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ

☆ طالب علم معلومات کو کس طرح اکٹھا کرتا ہے اور کس طرح اس کو استعمال میں لاتا ہے۔

☆ طالب علم معطیات اور اعداد وشماروں کو یا سیکھے ہوئے علم کو دوبارہ کس طرح حاصل کرتا ہے اور کس طرح نتیجہ اخذ کرتا ہے۔

☆ طالب علم کتنی مقدار میں علم کو جذب کرنے یا ذخیرہ رکھنے کے قابل ہے۔

ادراکی نظریہ کے تعین کے مطابق وہ طلبہ کے اندر ذہن کی نشو ونما پر زور ڈالتے ہیں اور مسئلہ کا حل تلاش کرنے کی مہارت کے ساتھ ساتھ عکاسی سوچ، تخلیقی سوچ، الہامی یا وجدانی سوچ، دریافت کرکے سیکھنا یا تعلقات قائم کرکے سیکھنے پر زور دیا جاتا ہے۔ زیادہ تر نصاب کی تدوین نفسیات کے اس ادراکی نظریہ پر مبنی ہوتی ہے چونکہ یہ نصاب کی تدوین کے عمل، مواد اور اکتسابی تجربات کو منظم کرنے کے عمل، مواد اور اکتسابی تجربات کو قائم کرنے کے عمل اور تعین قدر کرنے کے عمل میں بہت آسان اور مفید ثابت ہوتی ہے۔ بہت سے ماہر نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ انسان کی نشو ونما اور ترقی انسان کے ذہن، سماجی، نفسیاتی زاویات اور جسمانی زاویات پر منحصر ہے، موروثی اور ماحول پر نہیں اس لئے نصاب کی تدوین کے عمل میں اس نظریہ کی بہت اہمیت ہے۔ اس نظریہ کے ماہرین میں جین پیاجہ (Jean Piaget) برونر (Bruner) گلفرڈ (Guilford) گارڈنر (Gardener) وغیرہ ہیں۔

3. انسانیت کا نظریہ (Humanism)

یہ نظریہ گیسٹالٹ (Gestalt) ابراہیم ماسلو (Maslow) کارل روجرس (Carl Rojers) کے نظریہ پر مبنی ہے اس کے مطابق نصاب کی تدوین بعد کا عمل ہے۔ سب سے پہلے ہمیں طلباء کی ضرورتوں پر غور کرنا چاہئے نہ کہ مواد اور مضامین پر، ان کے مطابق طلباء و طالبات بھی ایک انسان ہیں کوئی مشین نہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ انسانیت، محبت و شفقت کے ساتھ پیش آنا چاہئیے۔ چونکہ یہ ایک حیاتیاتی عنصر لے کر اس دنیاں میں آیا ہے جو کہ کلچر، ثقافت اور ماحول کے ساتھ پرورش پا رہا ہے، یہ کوئی مشین یا جانور نہیں ہیں جو کہ قید کر دئے جائیں۔ یہ اپنے تجربات اور اپنے مشاہدات سے اپنی ترقی و نشو ونما کریں گے۔

بہت سے نفسیاتی ماہرین اس طرف توجہ نہیں دیتے مگر یہ نظریہ بھی سیکھنے کے عمل میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ اسلئے نصاب کی تدوین کرتے وقت اس بات کو بھی ذہن نشین رکھنا چاہئیے کہ طلباء کی بھی کچھ حدود ہوتی ہیں اور وہ بھی ایک سلسلہ وار عمل اور طریقہ سے ہی ترقی و فلاح کی طرف گامزن ہوتا ہے۔

1.7.3 نصاب کی تدوین کی فلسفیانہ بنیادیں Philosophical Bases of Curriculum Development

نصاب کی تدوین کرتے وقت تعلیمی ماہرین، نصاب کا تعین کرنے والے ماہرین اور اساتذہ مل کر کسی ایک فلسفہ یا مختلف فلسفہ کی حمایت ضرور کرتے ہیں، چونکہ تعلیم کا مقصد کسی نہ کسی فلسفہ کی بنیاد پر ہی مبنی ہوتا ہے اور یہ نصاب ہی ہے جس سے ہم تعلیمی مقاصد حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے ماہرین کا یہ خیال ہے کہ فلسفہ نصاب کی تدوین کے لئے بہت اہم اور ضروری ہوتا ہے چونکہ نصاب کی تدوین میں ہمیں منصوبہ بندی، اطلاقی عمل، اسکولی تجربات وغیرہ کا تعین قدر کرنا ہوتا ہے اور یہ فلسفہ ہی ہے جو ہمیں ہمارے مقاصد کو واضح کرنے، مضامین کے انتخاب کرنے، مواد کو معین کرنے، موزوں طلباء کو تلاش کرنے اور انہیں مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کرنے اور ان کو تجربات حاصل کروانے، ان کو ہدایتی عمل فراہم کرانے، طریقہ تدریس و حکمت عملیاں منظم کرنے اور ان کا تعین قدر کرنے کے لئے بہت ہی ضروری ہے۔ فلسفہ مسائل کا حل تلاش کرواتا ہے۔ جس سے اسکول انتظامیہ، اساتذہ، تعلیمی ماہرین اور نصاب کی تدوین کا تعین کرنے والے ایک منظم اور مستقل فیصلہ لے سکتے ہیں۔ کسی بھی شخص یا سماج کا فلسفہ اس کے پرانے تجربات کو واضح کرتا ہے۔ سماجی، ثقافتی، معاشیاتی، اقداری نظریات کے ساتھ ساتھ عام یقین اور تعلقات کی نشاندہی کرتا ہے۔

جب سے جون ڈیوی (Jhon Dewey) نے تعلیم کا تصور "تعلیم زندگی بسر کرنے کا طریقہ" بتایا ہے تب سے یہ ایک فلسفہ بن کر عمل و استعمال میں آنے لگا۔ ہر نصاب کی تدوین میں ہم فلسفہ کو بہت اہمیت فراہم کرتے ہیں چونکہ نصاب اور فلسفہ کا بہت گہرا تعلق ہے جیسے

☆ فلسفہ نصاب کی تدوین کا اہم جزو ہے۔
☆ فلسفہ کی بنیادیں نصاب کی تدوین، اسکولی زندگی و اکتسابی تجربات کو بہتر طریقہ سے سمجھا سکتے ہیں۔
☆ نصاب کی تدوین کرتے وقت فلسفہ کی بنیاد پر ہی ہم کسی فیصلہ پر پہنچتے ہیں۔
☆ فلسفہ ہی کسی معاشرے کا پس منظر بیان کرتا ہے۔
☆ فلسفہ ہی تعلیم کا نظریہ واضح کرتا ہے۔

نصاب کی تدوین کے اہم فلسفہ

(a) تصوریت کا فلسفہ (Idealism)

تصوریت کا فلسفہ ایک روحانی فلسفہ ہے۔ جس میں اس حقیقی خدا کے ساتھ ساتھ نیک نیتی کی بات بھی ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا خرو ہونے کی فلسفہ ہے جہاں سچ اور حقیقت پسندی اقداریں ہوتی ہیں، جہاں روحانی خیالات اور خدا کے سامنے روبرو و سرخرو ہونے کی بات سچ یقین اور حقیقت کے ساتھ منظر عام پر رکھی جاتی ہے۔ اس فلسفہ کی بنیاد پر نصاب کی تدوین حقیقت پسندی، کرداری عمل اور روحانی و مذہبی عقائد پر مبنی ہوتی ہے جہاں اساتذہ رول ماڈل ہوتے ہیں اور طریقہ تدریس خطبہ، بحث و مباحثہ اور بات چیت پر رائج ہوتے ہیں۔ یہاں پر طلباء کو معاشرے اور اشرف المخلوقات کی خدمت کرنا ہوتا ہے۔ نساب کی تدوین

میں ایسے مضامین رکھے جاتے ہیں جو ذہنی اور روحانی فلاح کر سکیں۔

(b) حقیقت پسندی کا فلسفہ (Realism)

یہ فلسفہ حقیقت پسندی پر مبنی ہے ارسطو(Aristotle) کہتا ہے کہ نصاب ایسا ہو جو فطرت پر مبنی ہو اور دنیاں کو حواس خمسہ سے محسوس کیا جا سکے جو کسی نہ کسی اثر پر مبنی ہو۔اس فلسفہ کے ماہرین کا نظریعہ یہ ہے کہ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی استعمال ہے اور اس استعمال کے مقصد کو غور کرنا چاہیئے ۔سیکھنا صرف ایک تجربہ حاصل کرنا ہے اور منطقی سوچ سب سے اعلیٰ سوچ ہے اس فلسفہ کے ماہرین کے مطابق نصاب کی تدوین حقیقت پر مبنی ہونی چاہئے ۔یہ لوگ حقیقت کو بھی پرکھ کر ہی حقیقت تسلیم کرتے ہیں۔اس میں سائنس اور علم ریاضی پر زور دیا جاتا ہے۔تدریسی طریقہ میں مظاہرہ، تجربات، پروجیکٹ طریقہ اور اصل صورت حاصل کرنے کے طریقہ شامل رہتے ہیں۔

(c) عملیت کا فلسفہ (Pragmatism)

ہر فلسفہ بدلاؤ کے عمل اور تعلقات قائم کرنے پر زور دیتا ہے۔عملیت کے فلسفہ میں طلبا و طالبات مسئلہ کا حل تلاش کر علم حاصل کرتے ہیں۔اس فلسفہ کے مطابق ہر چیز وقت،ضرورت اور ماحول یا حالات کے اعتبار سے بدلتی رہتی ہے۔اس لئے اس فلسفہ کے ماہرین کہتے ہیں کہ سچ اور حقیقت بھی بدلتی رہتی ہے۔اس لئے تنقیدی سوچ سے ہی ہم حقیقت کو پرکھ سکتے ہیں۔نصاب کی تدوین میں یہ فلسفہ اکتسابی تجربات پر بہت زور دیتا ہے۔جس میں طلبا از خود تجربات کر کے علم حاصل کرتے ہیں۔نصاب کی تدوین میں تجربات حاصل کرنا بہت اہم اور ضروری ہے۔

(d) وجودیت کا فلسفہ (Existentialism)

اس فلسفہ کے مطابق ہر چیز کا ایک وجود ہے اور وہ ہر کسی شخص کے اندر رہتا ہے۔اس میں طالب علم خود اپنی طاقت،صلاحیت اور اپنی ہستی کو اپنی دلچسپی اور لگن کے ساتھ حاصل کرتے ہیں۔اس فلسفہ پر مبنی نصاب میں طلبا کی دلچسپی،روایات و رجحانات پر بہت زور دیا جاتا ہے اور ہر طالب علم کو ایک منفرد مقام فراہم کیا جاتا ہے۔سماج میں اس طالب علم کی موجودگی کو ظاہر کیا جاتا ہے۔یہ لوگ طلباء کے تعین قدر یا جانچ کرنے کو غلط مانتے ہیں اور دلیل دیتے ہیں کہ ہر طالب علم کا ایک الگ نظریہ ہوتا ہے جو کہ اس کی منفرد شخصیت واضح کرتا ہے۔یہ طلبا کو مواقع فراہم کرنے پر زور دیتے ہیں۔یہ نصاب کی تدوین طلباء مرکوز یعنی طلبا کی دلچسپیوں ضرورتوں پر مبنی کرنا مانتے ہیں۔

(e) سیکھنے کا تعمیری فلسفہ (Constructivism)

سیکھنے کے عمل کا یہ ایک جدید طریقہ ہے۔جس کے مطابق طلبا اکتسابی تجربات کو تعمیری طریقہ پر عمل کر تجربات حاصل کرتے ہیں اس فلسفہ کے مطابق طلباء سرگرمی عمل کر کے معلومات کو تجربہ گاہ میں حاصل کردہ اور تجربات قائم کر کے علم اور نظریات کی تعمیر اور تخلیق کرتے ہیں۔یہ صرف سیکھنے کے عمل کا ہی طریقہ نہیں بلکہ ایک نفسیاتی طریقہ بھی ہے جو طلبا کی حرکات اور سرگرمی پر مبنی ہے۔نصاب کی تدوین کرتے وقت طلبا کی سرگرمی عمل پر سب سے زیادہ زور دیا جاتا ہے جس سے طلبا ہر کام اور نظریہ میں نئی تخلیق اور نئی تعمیر و ایجاد کرنے پر زور دے سکیں۔یہاں پر اساتذہ صرف سہولتیں فراہم کرتے ہیں اور طلبا سرگرم طریقہ سے اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کے اعتبار سے نئے نظریات،مطالب اور روایات کی تخلیق و تعمیر کرتے ہیں۔

اوپر بیان کئے گئے تمام فلسفہ کا نصاب کی تدوین سے گہرا تعلق ہوتا ہے چونکہ ہر فلسفہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے نصاب کی تدوین کو بہتر سے بہتر بنیادیں اور عقائد فراہم کرتا ہے۔جدید دور میں نصاب کی تدوین کی فلسفیانہ بنیادیں سماج کی ضرورتوں،اقداروں اور مطالبات کی وجہ سے تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔مگر نصاب کی تدوین کے لئے فلسفہ بہت ہی اہم اور ضروری عمل ہے جس پر چل کر ہی ہم اپنے نصاب کی اعلیٰ تدوین کر سکتے ہیں۔

1.7.4 نصاب کی تدوین کی تاریخی بنیادیں (Historical Bases of Curriculum Development)

کسی بھی ملک کی تاریخ بھی اس ملک کی تعلیم کو متاثر کرتی ہے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ نصاب اوراس کی تدوین بھی متاثر ہوتی ہیں۔ اگر ہم ہندوستان کے تاریخی پس منظر کی بات کریں تو قدیم زمانہ میں برہمن، بدھ وجین مذہب کا تعلیم پر غلبہ تھا اور یہ مخصوص پیشہ اور مذہب سے گہرا تعلق رکھتی تھی۔ اس کے بعد مسلم اور انگریزوں نے اپنی حکومت میں تعلیم کے اوپر پورا دبدبہ قائم رکھا، آزادی کے بعد تعلیم ہندوستانی سماج اور اسکی ضرورتوں کے اعتبار سے پروان چڑھ رہی ہے

اوپر بیان کی گئی تمام بنیادیں چاہے وہ فلسفہ، تاریخ، نفسیاتی عمل پر مبنی ہوں سماج اور طلباء کی ترقی پر ہی زور دیتی ہیں۔ نصاب کی تدوین کا عمل ان ہی بنیادوں پر منحصر ہے۔ ایک کامیاب نصاب ان بنیادوں کو پیش نظر رکھ کر ہی نصاب کی تدوین کرتا ہے اور تعلیم کے مقاصد کو موثر طریقہ سے حاصل کرنے کی طرف گامزن ہوتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ:

5 نصاب کی تدوین کی بنیادوں کا فہرست تیار کیجیے۔

1.8 یادرکھنے کے نکات

نصاب کی تدوین: نصاب کی تدوین ایک مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے اوراس تک پہنچنے کے لئے نصاب کی تدوین کے ضروری اوراہم عناصر پر غور کرنا لازمی ہے جس سے ہم نصاب کی تدوین کے عمل کو بہتر طریقہ سے سمجھ سکیں گے۔

نصاب کی تدوین کے بنیادی عناصر: نصاب کی تدوین کے بنیادی عناصر میں تعلیم سے تعلق رکھتے ہوئے مختلف عوامل شامل رہتے ہیں جس میں تعلیم کے مقاصد اور مقاصد کی درجہ بندی شامل رہتی ہیں جس میں نظریات یا فلسفہ اغراض، مقاصد، ہدف وغیرہ میں شامل رہتے ہیں۔

نصاب کی تدوین کے عام اصول: نصاب کی تدوین تعلیم کا مرکزی فریضہ ہے جو کہ ہندوستان میں وزارت انسانی وسائل اور ترقی کے تحت آتا ہے اور تعلیم کی مرکزی منصوبہ بندی کرنے کے لئے نصاب کی تدوین کے فریم ورک قائم کئے جاتے ہیں جو کہ تعلیم کی مختلف سطحوں اور کورس کے لئے شاہی راہ فراہم کرتے ہیں۔ یہ تمام کسی نہ کسی اصول پر مبنی ہوتے ہیں۔

نصاب کی تدوین کی تاریخ: نصاب کی تدوین کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کی تعلیم اورع تہذیب کی۔ مختلف قومیں، ملک اور معاشرے مختلف قسم کے نصاب کی تدوین کرتے ہیں اور کر چکے ہیں کچھ آج بھی رائج ہیں اور بہت سے جدید دور میں تبدیل ہوگئے۔ ایس کے مورتی (SK Murti) کے مطابق نساب کی تدوین کا تاریخی پس منظر اس طرح ہے۔

1.9 فرہنگ Glossory

Progression (پروگریشن) پیش رفت: پیش رفت ایک طریقہ کی رفتار ہوتی ہے، جس سے کسی چیز کا تعاقب کیا جاتا ہے۔

Humanism (ہیومے نظم) انسانیت کا نظریہ: یہ نظریہ نفسیات میں گیسٹالٹ (Gestalt) ابراہیم ماسلو (Maslow) کارل روجرس (Carl Rojers) کے نظریہ پر مبنی ہے بہت سے نفسیاتی ماہرین اس طرف توجہ نہیں دیتے مگر یہ نظریہ بھی سیکھنے کے عمل میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔

(Existentialism) (ایکس ٹینشیہ لظم) وجودیت کا فلسفہ: نفسیات کے اس فلسفہ کے مطابق ہر چیز کا ایک وجود ہے اور وہ ہر کسی شخص کے اندر رہتا ہے۔ اسمیں طالب علم خود اپنی طاقت، صلاحیت اور اپنی ہستی کو اپنی دلچسپی اور لگن کے ساتھ حاصل کرتے ہیں۔

Philosophical Bases (فلوسوفیکل بیسس) فلسفیانہ بنیادیں: تعلیم کا مقصد کسی نہ کسی فلسفہ کی بنیاد پر ہی مبنی ہوتا ہے اور یہ نصاب ہی ہے جس سے ہم

تعلیمی مقاصد حاصل کرتے ہیں۔

Coherence(کوہیرنس) آپسی ربط: دو چیزوں کا خیال جو ایک دوسرے پر منحصر ہوں اور مل جل کر چلتی ہوں۔انمیں آپسی ربط ہونا چاہئے جس سے عمل اور تجربات حاصل کرنے میں شک وشبہات راور دشواریاں طلبا کے ذہن میں نہ پیدا ہوں۔جیسے کہ اس مضمون کی اقداریں اور دوسرے مضمون کی اقداروں میں فرق۔

1.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں

1۔ نصاب کی تدوین کی تاریخ سے متعلق فلسفیانہ بنیادوں پر ایک فہرست تیار کیجیے۔

2۔ نصاب کی تدوین کی بنیادی عناصر کا جائزہ لیجیے اور ایک مختصر نوٹ تحریر کیجیے۔

3۔ آپ کے اسکول کے کسی ایک نصابی کتاب کا جائزہ لیجیے۔

1.11 اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

حصہ اول: یہ حصہ پانچ معروضی سوالات پر مشتمل ہے۔ ہر ایک سوال کے لئے چار جوابات (a)،(b)،(c)اور(d) دیے گیے ہیں۔ان میں کوئی ایک صحیح جواب ہے، آپ صحیح جواب کا انتخاب کیجئے۔

(1) نصاب کی تدوین کی ضرورت ہے؟

(a) تعلیم کی ترقی کے لئے (b) تکنالوجی کی ترقی کے لئے

(c) ہدایتی عمل کی ترقی کے لئے (d) سماج کی ترقی کے لئے

(2) نصاب کی تدوین کی اہمیت ہے؟

(a) تعلیم کے لئے (b) اساتذہ کے لئے

(c) طلباء کے لئے (d) اسکولوں کے لئے

(3) نصاب کی تدوین کی سب سے اہم بنیاد ہے؟

(a) سماجی (b) سیاسی

(c) معاشی (d) نفسیاتی

(4) نصاب کی تدوین ایک عمل ہے؟

(a) تعلیم کا (b) معاشرے کا

(c) اسکول کا (d) ایک کورس کا

(5) نصاب کی تدوین کے اصول کیا ہیں؟

(a) طلباء مرکوز (b) اساتذہ مرکوز

(c) ہدایتی عمل مرکوز (d) سماج مرکوز

حصہ دوم: پانچ مختصر جواب کے سوالات کا جواب دیجیے۔ ہر سوال کا جواب تقریباً 100 لفظوں پر مشتمل ہوں۔

(1) نصاب کی تدوین کے معنی اور اہمیت واضح کیجئے؟

(2) نصاب کی تدوین کے اہم اصول بیان کریں؟

(3) نصاب کی تدوین کی ثانوی سطح پر ضرورت واضح کیجئے؟

(4) نصاب کی تدوین کے فلسفیانہ اصول واضح کریں؟

(5) نصاب کی تدوین ایک حرکیاتی عمل ہے، بحث کیجئے۔

(6) نصاب کی تدوین اور تاریخی پس منظر کے تعلقات کے عناصر درج کریں۔

حصہ سوم: دو طویل جواب والے سوالات پر مبنی ہیں، ان میں سے کوئی ایک سوال کا جواب دیجیے۔ ہر سوال کا جواب تقریباً 250 لفظوں پر مشتمل ہوں۔

(1) نصاب کی تدوین کی تیاری و ترقی پر اثر انداز ہونے والے عوامل پر روشنی ڈالیے؟

(2) نصاب کی تدوین کے ماڈل اور اسکے استعمال پر روشنی ڈالئے؟

1.12 سفارش کردہ کتابیں

1. Jayswal, Sita Ram. (1965). the study of History, Nehru, Nehru on society, education and culture.
2. Education and national Development, Report of the education commission, 1964-66, Vol.2, School Education, NCERT 1970, First Edition 1966.
3. Report of the secondary education commission, Mudaliar commission report, October 1952 to June 1953,Ministry of Education, Government of India.
4. Thapar, Romila, Sep.5, 2005. National curriculum framework and social sciences, The Hindu.
5. Panikkar, K.N, History textbooks in India: Narratives of religious nationalism.
6. Education and National Development, Report of the education commission, 1964-66, Vol.2, School Education, NCERT, 1970, First Edition 1966.
7. National curriculum Framework for school education, November 2000.
8. Bhattacharya, Neeladri, Spring 2009, Teaching history in schools: The politics of textbooks in India, History Workshop Journal, issue 67.
9. Kumar, Krishna. (2001) Prejudice and Pride, new Delhi.

10 National curriculum framework 2005.

11 NCERT (2005), National Curriculum Framework -2005, English Edition, NCERT, New Delhi.

12. قومی درسیات کا خاکہ -2005، اردو ایڈیشن (2008)، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، نئی دہلی۔

13 Ministry of HRD (1993), Learning without Burden, Report of the Advisory Committee appointed by the MHRD, Department of Education, New Delhi.